معالجاتی گندگی:

19

اس باب میں	صفحہ
معالجاتی گندگی اور صحت کے مسائل	420
آمنہ کی کہانی	421
غلاظت سوزی کا مسئلہ	423
معالجاتی گندگی کے نقصانات کی روک تھام	424
گندگی کو کم کرنا	425
گندگی کو الگ الگ کرنا	426
گندگی کو ذخیرہ کرنا	427
گندگی کی جراثیم کشی	428
کیمیکلز کی مدد سے جراثیم کشی	429
بلیچ کی مدد سے جراثیم کشی	430
حرارت کی مدد سے جراثیم کشی	432
تیز دھار والی چیزوں کو تلف کرنا	434
وبائی گندگی کا سبب بننے والے چیزوں کو تلف کرنا	436
حفاظتی پروگرام	437
معالجاتی گندگی کو دفنانا	438
کیمیاوی گندگی کو محفوظ طریقے سے تلف کرنا	440
سرگرمی: معالجاتی گندگی کا تجزیہ کرنا	443
علاقائی تجاویز یا حل	447

معالجاتی گندگی

صحت کے کارکنان لوگوں کوصحت مند بنانے کی حتی الوسیع کوشش کرتے ہیں لیکن اگر معالجاتی گندگی کو درست طریقے سے تلف نہ کیا جائے تو اس سے نہ صرف کارکنان بلکہ دوسرے لوگ بھی بیماریوں کا شکار ہوسکتے ہیں۔معالجاتی گندگی میں کلینک، ہسپتالوں، لیبارٹریوں، بلڈ بینکوں، ڈینٹل کلینک، تولیدی مراکز اور جانوروں کے ہسپتالوں کی گندگی (یعنی استعمال شدہ دوائیاں، سرنج، پٹیاں، خون وغیرہ وغیرہ) شامل ہیں۔اس میں ویکسین پروگراموں جیسے حفاظتی مہم Immunizatin programme بھی کہاجاتا ہے طبی امدادکی مہمات اور گھر میں مریضوں کی دیکھ بھال کے نتیجے میں پیدا ہونے والی گندگی بھی شامل ہے۔

معالجاتی فاضل مواد اکثر خون آلودہ ہوتے ہیں جو بیماریوں کے پھیلانے کا باعث بنتے ہے۔استعمال شدہ سویاں اور دوسرے تیز دھار والے اوزار زخموں کا باعث بن کر بیماریاں پیدا کردیتے ہیں۔بعض معالجاتی گندگی میں جیسے پلاسٹک زہریلے کیمیکلز شامل ہوتے ہیں۔جب ایسی زہریلی گندگی عام گندگی میں شامل ہوجاتی ہے تو یہ عام گندگی اُن لوگوں کے لئے خطرہ بن جاتی ہے جو اس کا کام کرتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ گندگیوں کو الگ کرنا نہایت اہم ہے۔

معالجاتی گندگی کوتلف کرنے میں وہی بنیادی طریقے کارفرما ہیں جو دوسری عام گندگی کوتلف کرنے میں استعمال کئے جاتے ہیں۔(دیکھئے باب 18) لیکن معالجاتی گندگی کو پہلے جراثیم سے پاک کر کے تلف کرنا چاہئے تا کہ ہمارا ماحول اور ہماری صحت محفوظ رہے۔

معالجاتی گندگی اور صحت کے مسائل

ویسے تو ہر قسم کی گندگی صحت کے مسائل کا باعث بنتی ہے لیکن معالجاتی گندگی خاص طور پر بیماریوں کا باعث بنتی ہے جیسے:

- ہیپاٹائٹس بی اور سی، ایڈز جبکہ تیز دھاروں والے اوزار سے جلد کے امراض جنم لیتے ہیں۔
- الرجی، جلد کی سرخ باد، آنکھ کی جلن، دمہ اور سانس کے دوسرے مسائل۔ جب لیبارٹری یا جراثیم کش دوائیوں کے ماحول میں مسلسل رہا جائے۔
- جراثیم کشی کے خلاف مدافعت۔ جو شخص جراثیم کش ادویات کے ماحول میں رہتا ہو، وہ ادویات اس کے غیر موثر ہو جاتے ہیں۔
- کینسر، تنفس کے مسائل اور اُس گندگی سے بعض دوسرے مسائل جو اگر جلائی جائے تو ہوا میں کیمیکلز چھوڑتی ہے۔

جو لوگ معالجاتی گندگی کی وجہ سے زیادہ خطرے میں ہوتے ہیں وہ یہ ہیں:

جو لوگ وہاں رہتے ہیں جہاں معالجاتی گندگی ڈالی جاتی ہے یا جلائی جاتی ہے۔

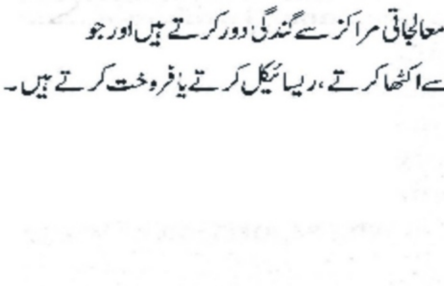

جو لوگ معالجاتی مراکز سے گندگی دور کرتے ہیں اور جو لوگ اسے اکٹھا کرتے، ریسائیکل کرتے یا فروخت کرتے ہیں۔

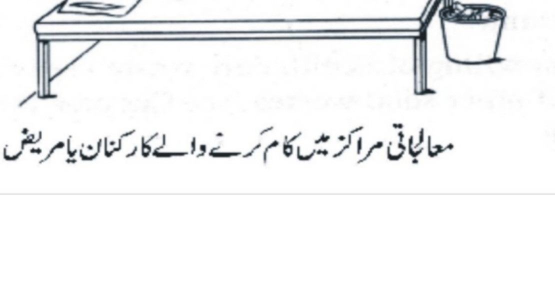

معالجاتی مراکز میں کام کرنے والے کارکنان یا مریض۔

آمنہ کی کہانی

آمنہ بھارت کے ایک چھوٹے گاؤں امان کوٹ میں پیدا ہوئی۔ چند سالوں کی خشک سالی اور قحط کے بعد وہ اپنی ماں اور شیر خوار بھائی سمیت شہر کی طرف بہتر زندگی کی تلاش میں ہجرت کر گئی۔ وہ اپنی ماں کے خاندان کے ساتھ ایک پہاڑی علاقے میں ایک کوڑی کے قریب رہتی تھی۔ دوسرے بچوں نے آمنہ کو فاضل مواد سے چیزیں چُننے کا طریقہ بتایا۔ ہر روز سکول جانے سے پہلے وہ ٹن کے ٹکڑے، شیشے کی بوتلیں، پلاسٹک کی تھیلیاں اور دوسری چیزیں جمع کرتی تھی۔ آمنہ ان چیزوں کو فروخت کر کے گرم چائے اور خوراک خرید لیتی تھی۔

شہر کی زندگی سخت تھی اور جلد ہی وہ گھر سے دور کام کرنے لگ گئی۔ آمنہ کو اپنے بھائی کی بھی دیکھ بھال کرنی پڑتی تھی اس لئے اُس نے سکول جانا بھی ترک کیا۔ اب وہ ہر روز کئی گھنٹوں تک کوڑی میں سے چیزیں جمع کرتی جبکہ اس کا شیر خوار بھائی اس کے کندھوں پر ہوتا تھا۔

بعض اوقات آمنہ کو خون آلودہ پٹیاں، سویاں اور دوسری معالجاتی اشیاء ہاتھ لگتیں۔ آمنہ کے پتلے جوتے اُسے تیز دھار والی اشیاء سے محفوظ نہیں کر سکتے تھے۔ ٹوٹے ہوئے شیشے اور زنگ آلودہ دھات اکثر اُس کے پاؤں اور ٹخنوں کو زخمی کر دیتی۔ ایک دن ایک سرنج اُس کے جوتے کو چھیدتے ہوئے اُس کے پاؤں میں چھپ گیا۔ جلد ہی آمنہ کو بخار ہو گیا۔ اُس کا گلہ سوجنے لگا اور ہر وقت تھکاوٹ محسوس کرنے لگی۔

چند ہفتے بعد آمنہ بہتری محسوس کرنے لگی۔ لیکن چند مہینوں بعد وہ بیمار پڑ گئی۔ وہ ہر وقت تھکی تھکی ہوتی تھی، منہ میں ابلے نکلتے، بھوک نہ لگتی تھی، آخر کار اُس کی ماں نے اپنی پھوپی زاد سے قرض لیا اور اُسے ڈاکٹر کے پاس لے گئی۔ ڈاکٹر نے اس کی کہانی سنی، اُس کا معائنہ کیا اور ٹسٹ کرنے کے لئے اُس سے کچھ خون لیا۔

جب ماں بیٹی اگلے دن ڈاکٹر کے پاس آ گئیں تو ڈاکٹر نے انہیں بتایا کہ آمنہ کو ایڈز ہوا ہے۔ اُسے علاج اور توجہ کی ضرورت تھی لیکن اُن کے پاس اتنے پیسے نہیں تھے کہ وہ آمنہ کا صحیح علاج کرواتی۔ بڑی اُداسی کے عالم میں وہ اپنی بیٹی آمنہ کو گھر واپس لے آئی بستر مرگ پر لیٹ گئی۔ ہر کوئی جانتا تھا کہ اُسے مرنا ہے اور چند ماہ بعد وہ مر گئی۔

آمنہ کیوں مرگئی؟

آمنہ اس لئے مرگئی کہ اُس کے پاؤں میں استعمال شدہ گندہ سرنج چبھ گیا تھا اُس کی بیماری اور موت کا سبب ماحولیاتی مسئلہ تھا، معالجاتی گندگی کو تلف کرنے کا ناقص انتظام تھا اور سماجی مسئلہ تھا (یعنی غربت)

آمنہ کو کیسے موت سے بچایا جاسکتا تھا؟:۔ چونکہ غربت کے پیچھے کئی سماجی عناصر کارفرما ہوتے ہیں اس لئے اس کی روک تھام کرنا مشکل ہوتا ہے یہ سوالات چند مسائل آشکارا کرتے ہیں:

- آمنہ سکول کیوں نہیں جاتی تھی؟
- آمنہ رقم کمانے کے لئے گندگی کو کیوں جمع کرتی تھی؟
- اُس کے پاس اپنے پیروں کی حفاظت کے لئے اچھے جوتے کیوں نہیں تھے؟
- وہ اپنا علاج کیوں نہیں کرواسکتی؟

نامناسب جوتے، رقم کی قلت، کمائی کی اشدضرورت اور غربت ان سوالات کے چند جواب ہیں۔ سماجی مسائل کو حل کرنے میں کافی وقت لگتا ہے۔ جبکہ ماحولیاتی مسائل فوری طور پر حل ہوسکتے ہیں۔ ان سوالات کے ذریعے ہم آغاز کرسکتے ہیں:

معالجاتی گندگی ہر ایک پر اثرانداز ہوتی ہے جن میں وہ لاچار لوگ بھی شامل ہیں جو اپنا علاج نہیں کرواسکتے۔

- اس گندگی کے ساتھ معالجاتی گندگی کیوں شامل کردی گئی جو دوبارہ قابل استعمال بنائی جاسکتی تھی؟
- اتنی ساری گندگی کو کیوں کھلی کوڑی میں ڈالا گیا۔ اسے درست طریقے سے تلف کیوں کیا گیا؟

اگر معالجاتی گندگی کو درست طریقے سے ٹھکانے لگایا جائے تو ہر ایک کی صحت بہتر ہوسکتی ہے خصوصاً اُن لوگوں کی صحت جو غربت کی وجہ سے ٹکڑوں پر پلتے ہیں۔

غلاظت سوزی کا مسئلہ

معالجاتی گندگی اور اس کے جراثیم کو ختم کرنے کے لئے نئی ہسپتالوں اور کلینکوں میں اس کو جلانے کا پروگرام ہوتا ہے۔ غلاظت سوزی ایک آسان حل دکھائی دیتا ہے۔ کیونکہ مختلف قسم کی غلاظتوں کو جمع کر کے جلایا جاتا ہے۔ لیکن اس طرح کرنے سے یہ مزید مسائل پیدا کر دیتا ہے۔ اگر گندگی کو جلایا جائے تو اس کا دھواں اور دوسرے زہریلے مواد ہوا میں خارج ہوتے ہیں اس کی راکھ زمینی پانی کو آلودہ کر دیتی ہے۔ جن گندگیوں میں سیسہ، پارہ اور دوسری بھاری دھاتیں ہوتی ہیں وہ جلانے سے ہوا میں زہریلی گیس خارج کر دیتی ہیں اور یوں ماحول کو آلودہ اور زہریلا کر دیتی ہیں۔

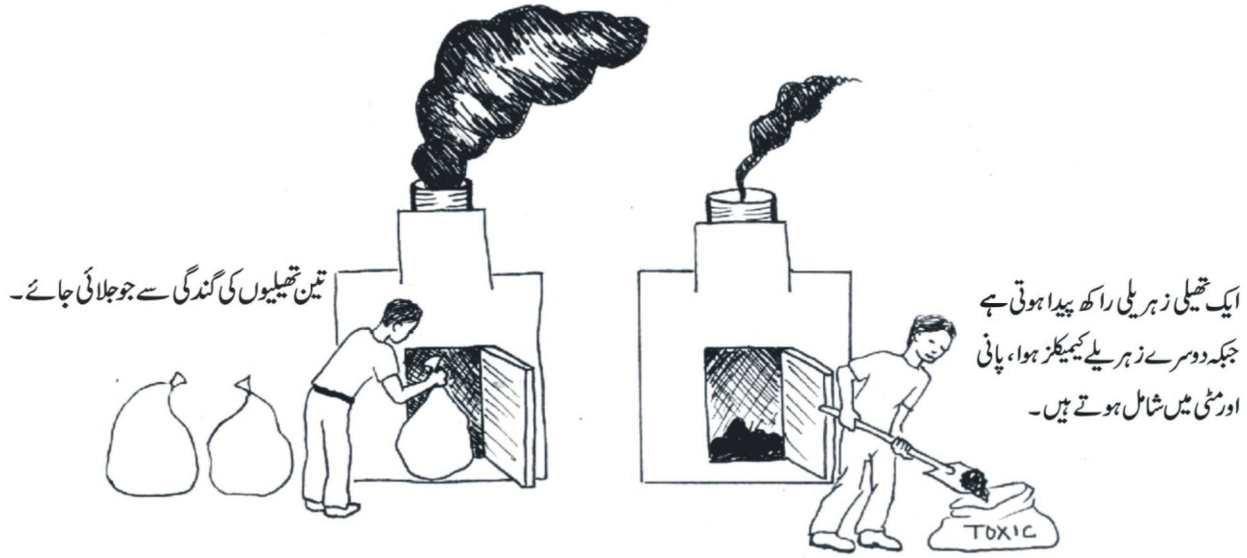

جو پلاسٹک خون کی تھیلیوں، ٹیوب، اور بعض سرنجوں کے بنانے کے لئے استعمال ہوتے ہیں، وہ اگر جلایا جائے تو بہت خطرناک زہریلے کیمیکلز پیدا کرتا ہے جیسے Furans اور Dioxins۔ یہ کیمیکلز بے بو اور بے رنگ ہوتے ہیں جبکہ کینسر، بانجھ پن اور کئی دوسری بیماریوں کا باعث بنتے ہیں۔ (دیکھئے باب سولہ اور بیس)

بعض اوقات یہ گندگی مکمل طور پر جلتی بھی نہیں جبکہ بعض آلے ایسے ہوتے ہیں جو خاص گندگی کو جلانے کے لئے بنائے جاتے ہیں لیکن جن سے تمام گندگیوں کو جلانے کا کام لیا جاتا ہے۔ معالجاتی گندگی کو تلف کرنے کا پہلا مرحلہ یہ ہے کہ جن چیزوں کو دوبارہ قابل استعمال بنایا جا سکتا ہے اُنہیں الگ کر دیا جائے، پھر اُن چیزوں کو جراثیم سے پاک کیا جائے جو جراثیم پھیلاتی ہیں۔

معالجاتی گندگی کے نقصانات کی روک تھام

معالجاتی اوزار خواہ کہیں بھی استعمال ہوں خواہ ہسپتال میں ہوں یا کلینک میں، گھر میں ہوں یا صحت کے مرکز میں، معالجاتی گندگی کو درست طریقے سے تلف کرنا چاہئے۔

- طبی سامان کا احتیاط سے استعمال کرنے سے اس کی مقدار کم کریں۔
- گندگی جہاں بنتی ہے وہیں گندگیوں کو الگ الگ کرنا۔
- جراثیم پھیلانے والی اشیاء کو جراثیم سے پاک کرنا۔
- کیمیکلز کو کم سے کم مضر بنانا۔
- گندگی کو محفوظ طریقے سے ذخیرہ کرنا اور لے جانا۔
- محفوظ طریقے سے معالجاتی گندگی کو تلف کرنا۔
- اُن لوگوں کو تربیت دینا جو معالجاتی گندگی کو تلف کرنے کا کام کرتے ہوں۔

آپ کے ہسپتال یا کلینک میں گندگی کو تلف کرنے کا خواہ کوئی بھی طریقہ استعمال ہوتا ہو آپ کو چاہئے کہ آپ اُن ناسمجھ لوگوں کو تربیت دیں جو معالجاتی گندگی کو تلف کرنے کا کام کرتے ہیں۔ بعض ہسپتالوں میں کارکنوں کی ایک ٹیم ہوتی ہے جو لوگوں کو تربیت دیتی ہے اور جو مختلف کلینکوں کا معائنہ کرتی ہے۔

(دیکھئے صفحات 443 سے 446 تک)

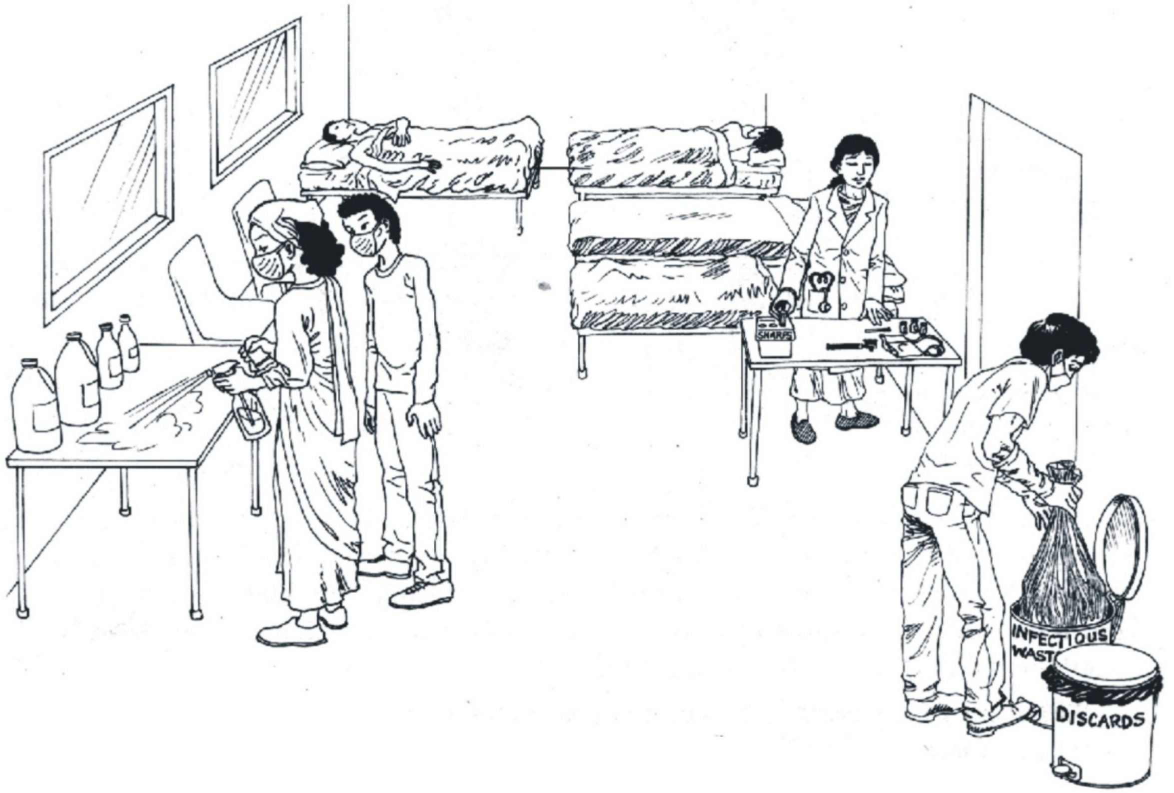

گندگی کو کم کرنا

کم نقصان دہ مواد کو استعمال کرنے سے معالجاتی گندگی کی مقدار کم ہو سکتی ہے،

جب آپ اپنے کلینک کیلئے مواد کا انتخاب کرتے ہیں تو یہ بھی سوچیں کہ اس سے کونسی گندگی پیدا ہوگی، یہ کتنی نقصان دہ ہوگی اور اسے کیسے تلف کیا جائے گا۔؟

مضر گندگی کو کم کرنے کے لئے:

- اگر دوبارہ قابل استعمال چیزیں دستیاب ہوں تو ڈسپوزل Disposal چیزیں استعمال نہ کریں (سرنج اور سویاں کبھی بھی دوبارہ استعمال نہیں کرنی چاہئیں (دیکھئے صفحہ 434)
- اگر ممکن ہو تو غیر پارے والا تھرمامیٹر استعمال کریں۔ اس پر خرچ تو زیادہ آئے گا لیکن یہ پائیدار بھی ہوگا اور اگر ٹوٹے تو محفوظ بھی ہوگا۔
- اپنی ضرورت سے زیادہ چیزیں نہ خریدیں۔ اور انہیں استعمال بھی تب کریں جب ضرورت پڑے۔
- انجکشن کی بجائے گولیاں استعمال کریں۔
- اگر ممکن ہو تو غیر پلاسٹک اشیاء استعمال کریں۔
- اگر ممکن ہو تو صفائی اور جراثیم کشی کے لئے غیر زہریلے کیمیکلز استعمال کریں۔
- ایسے تھیلے، ٹیوب اور دوسرے مواد استعمال کریں جو PVC سے نہ بنے ہوں یہ سستے بھی نہیں ہے۔

صحت کے مراکز کی خوراک کے فاضل ٹکڑے کمپوسٹ کے لئے استعمال کئے جا سکتے ہیں جسے پھر باغ میں ڈالا جا سکتا ہے۔

گندگی کو الگ الگ کرنا:۔ معالجاتی گندگی کو تلف کرنے کا دوسرا مرحلہ گندگی کو اُسی جگہ الگ الگ کرنا ہے جہاں یہ گندگی بنتی ہے۔ گندگی کو الگ الگ کرنے سے صحت کے خطرات بڑی حد تک کم ہو جاتے ہیں۔ خصوصاً اُن لوگوں کے لئے جو گندگی کو جمع کرتے ہیں اور اسے دوبارہ قابل استعمال بنانے کے مراحل سے گزرتے ہیں۔ اس سے اُس گندگی کی مقدار بھی کم ہو جاتی ہے جسے دفنانا ہوتا ہے اور اسے تلف کرنے پر خرچ بھی کم آتا ہے۔

رنگین برتنوں میں گندگی کو الگ الگ کرنا

کئی ہسپتالوں میں معالجاتی گندگی کو اُسی جگہ رنگین برتنوں میں الگ الگ کیا جاتا ہے جہاں یہ گندگی بنتی ہے۔اس طریقے کو کامیاب بنانے کے لئے ضروری ہے کہ ہسپتال میں کام کرنے والا ہر فرد جان لے کہ کسی قسم کی گندگی کو نسے رنگ کے برتن میں ڈالنی چاہئے۔مختلف ممالک میں مختلف گندگیوں کے لئے مختلف رنگ استعمال کئے جاتے ہیں۔مثلاً بعض ملکوں میں سرخ رنگ ''خطرہ'' کے معنوں میں مستعمل ہے۔اس لئے اُس برتن پر سرخ رنگ سے نشان لگائیں جس میں استعمال شدہ سرنج، سویاں، تیز دھار والی چیزیں اور دوسرے زہریلے مواد ڈالے جائیں۔

معالجاتی گندگی میں آدھے سے زیادہ گندگی گھریلو گندگی ہی کی طرح ہوتی ہے جیسے کاغذ، گتے، بوتلیں، ڈبے اور باورچی خانے کی ردی چیزیں۔جب ایسی گندگی الگ کردی جائے تو پھر مضر گندگی کو تلف کرنا بہت آسان ہوتا ہے۔

نقصان دہ گندگی کو الگ کردیا جائے اور اسے محفوظ طریقے سے تلف کیا جائے۔

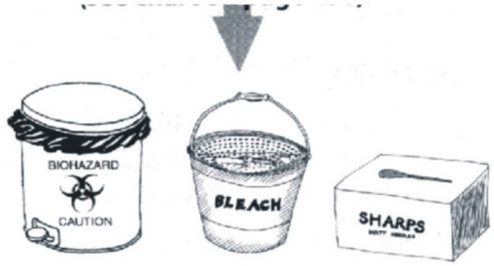

گندگی کو تھیلوں اور ڈبوں میں ڈالیں اور جہاں تک ممکن ہو اسے دوبارہ قابل استعمال بنایا جائے اس سے کمپوسٹ بنایا جائے۔

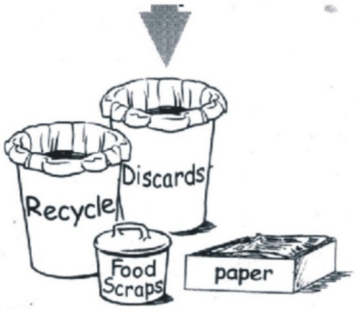

برتنوں کو ایسی جگہوں میں رکھا جائے جہاں

- گندگی بنتی ہو
- نشانات لگے ہوں یا رنگ کے نشان لگائے گئے ہوں۔
- برتنوں کو مضبوط ہونا چاہئے تاکہ اس سے گندگی باہر نہ نکلے۔
- جن برتنوں میں گندگی کو لے جانا آسان ہو اور اس سے گندگی گرنے کا کوئی خطرہ نہ ہو۔
- برتن اتنا بڑا ہو کہ اس کی چوتھائی حصہ بھرے جب اس میں دن بھر کی گندگی ڈالی جائے۔

بہتر یہ ہوگا کہ ایک قسم کی گندگی کے لئے رنگ کے برتن استعمال کئے جائے۔اگر یہ ممکن نہ ہو تو ان برتنوں پر رنگ لگائیں۔مختلف رنگوں کے برتنوں سے کارکنوں کو یاد رہتا ہے کہ عام گندگی کے لئے کونسے برتن استعمال کرنے ہیں اور نقصان دہ گندگی کے لئے کونسے برتن استعمال کرنے ہیں۔

گندگی کوذخیرہ کرنا

معالجاتی گندگی کوتلف کرنے کے وقت تک حفاظت سے ایک مناسب جگہ میں جمع کرنا چاہئے معالجاتی گندگی کے برتن وہیں رکھنے چاہئیں جہاں گندگی پیدا ہوتی ہے۔ان برتنوں کوہالوں،غسل خانوں یادوسری ایسی جگہوں میں نہیں رکھنا چاہئے جہاں اس کے گرنے کا اندیشہ ہو۔یاان برتنوں میں لوگ دوسری قسم کی گندگی ڈال سکتے ہیں۔

جب گندگی کے برتن چوتھائی حصے تک بھر جائیں تو انہیں بند کیجئے۔ چوتھائی حصے تک اس لئے تا کہ اس سے گندگی گرنے کا امکان نہ رہے اور صفائی کرنے والے کوزخمی بھی نہ کرے۔تھیلوں میں سویاں اور تیز دھار والے دوسرے اوزار ڈالیں۔(دیکھئے صفحہ 434) بند تھیلی کو بند کمرے میں اس وقت تک رکھیں جب تک کہ اسے محفوظ جگہ نہ پہنچایا جائے۔ یہ کمرہ محفوظ ہونا چاہئے تا کہ اسے وہ لوگ نہ جاسکیں جو ردی چیزیں اکٹھی کر کے فروخت کرتے ہیں کیونکہ یہ معالجاتی لحاظ سے بہت خطرناک ہوتی ہیں۔

معالجاتی گندگی بہت جلد بدبودار ہوتی ہے اور جوں جوں وقت گزرتا ہے یہ گندگی خطرناک ہوتی جاتی ہے۔ ہر روز گندگی کو دور کرنا بہتر ہوتا ہے۔تین دن سے زیادہ دیر نہ لگائیں ورنہ ہر طرف بدبو پھیل جائے گی۔گندگی کوٹرالی یا ہتھ گاڑی سے آسانی سے دور کیا جاسکتا ہے۔ ہتھ گاڑی کو صاف کرنا آسان ہوتا ہے۔ ہتھ گاڑی میں تیز کنارے نہیں ہونے چاہئیں تا کہ یہ گندگی کے تھیلوں کو نہ پھاڑیں۔

گندگی کوتلف کرتے وقت نقصانات کوروکنا:۔ تیز دھاروالی اشیاء،سویوں،جراثیم،خون کے چھینٹوں اور دوسرے کیمیکلز کے اثرات سے محفوظ رہنے کیلئے حفاظتی لباس پہنیں۔

- استعمال کرنے کےفوراًبعد تیز دھاروالی چیزوں کواپنے متعلقہ کوڑے دانوں میں ڈالیں۔انہیں دوسری گندگی میں مکس نہ کریں۔
- ہر مریض کی دیکھ بھال اور گندگی کو دور کرنے کے بعد ہاتھ دھوئیں۔
- جس گندگی کے اوپر ڈھکن نہ رکھا گیا ہواُسے نہ لے جائیں۔
- کوشش کریں کہ گندگی جلد سے مس نہ ہوجائے۔اگر گندگی حفاظتی لباس میں سے نیچے نکل جائے تو اسے فوراً اُتار دیں۔اور اپنے آپ کو صابن اور بہت سارے پانی سے دھوئیں۔
- حفاظتی لباس جب صاف ہوتو حفاظت مہیا کرتے ہیں۔استعمال کے بعد لباس،دستانے،عینکیں اور نقاب دھوئیں یا جراثیم سے پاک کریں۔اس سے وہ شخص محفوظ ہوجائے گا جو آپ کے بعد ان اوزار کو استعمال کرے گا۔اگر آپ کے مرکز میں حفاظتی لباس نہیں ہے تو اپنی حفاظت کے لئے کوئی دوسرا طریقہ اپنائیں مثلاً حفاظتی لباس،نقاب،ٹوپی اور دوسری چیزوں کا کام آپ پلاسٹک کی تھیلیوں سے لے سکتے ہیں۔کیونکہ کچھ ہونا نہ ہونے سے بہتر ہے۔

گندگی کی جراثیم کشی

جراثیم کشی سے مراد جراثیم کو ختم کرنا ہے۔حتی الوسیع کوشش کرنی چاہئے کہ گندگی کے جراثیم وہی ختم کئے جائیں جہاں گندگی بنتی ہے۔ جراثیم کشی کے عام طریقے کیمیکلز کا استعمال ہے جیسے کلورین، بلیچ، ہائیڈروجن پیرا کسائیڈ یا دوسرے کیمیکلز، یا حرارت کے ذریعے جیسے اُبالنا، بھاپ کے ذریعے گرمائش دینا آٹو کلیو(Autoclave) یا مائیکروویو (Microwave)۔

جب جراثیم کشی کا عمل ہوجائے تو پھر گندگی کو دفنادینا چاہئے ۔ جراثیم کشی کے لئے انگریزی میں دوالفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ ایک Disinfecting جبکہ دوسرا Sterilization۔ دونوں میں تھوڑا سا فرق ہے۔Disinfecting کے معنی ہیں کسی چیز پر رہنے والے جراثیم کا کافی حصہ ختم کردیں تاکہ یہ بیماری نہ پھیلاسکیں جبکہ Sterilization سے مراد جراثیم کو مکمل طور پر ختم کرنا ہے۔ یہ بہت مشکل ہوتا ہے اور یہ معالجاتی اوزاروں کو جراثیم سے پاک کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جبکہ Disinfecting عموماً گھر کی صفائی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔لیکن یادرہےDisinfection کی بھی کئی قسمیں ہیں۔اس کتاب میں Disinfection کا لفظ مکمل جراثیم کشی کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔اس لئے جراثیم کشی کے تمام طریقے ہمارے استعمال کئے ہوئے لفظ میں شامل ہیں۔

کس قسم کی گندگی کی جراثیم کشی ضروری ہے؟:۔ ہر اُس چیز کو جراثیم سے پاک کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جو خون، جسمانی گندگی میں آلودہ ہوتی ہو یا کسی شخص کے قربت میں رہی ہو۔ تاکہ وبا اور دیگر بیماریوں کی روک تھام ہوسکے۔

گندگی جس کی جراثیم کشی ضروری ہے

- استعمال شدہ سویاں یا تیز دھار چیزیں خون یا زخم
- پٹیاں یا دوسری چیزیں جو خون آلودہ ہوں
- وبائی امراض میں مبتلا لوگوں کا فضلہ
- سونے کی جگہ

گندگی جس کی جراثیم کشی ضروری نہیں

- جسم کے اعضاء
- خوراک کے ٹکڑے
- استعمال شدہ پانی یا جراثیم کشی کے بعد کا پانی
- جراثیم کشی، صفائی اور لیبارٹری کے ٹیسٹوں کے کیمیکلز

کیمیکلز کی مدد سے جراثیم کشی

جن کیمیکلز سے جراثیم کشی کا عمل کیا جاتا ہے وہ سب خطرناک ہوتے ہیں اس لئے بڑی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ جراثیم کشی کے لئے جو کیمیکلز عام طور پر استعمال ہوتے ہیں وہ یہ ہیں : ہائیڈروجن پیراکسائیڈ 6% ، کلورین ، بلیچ ، اتھانل (ethanal) 70%، ائسوپروپل الکوحل (Isoprophyl alcohol) ستر فیصد سے نوے فیصد تک، صفائی کے لئے عام طور پر جو پراڈکٹس استعمال ہوتے ہیں اُن میں glutaraldehyde یا Formaldehyde استعمال ہوتے ہیں جس کا زیادہ استعمال کینسر اور موت کا باعث بن سکتا ہے۔ اس لئے ان کیمیکلز کا استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ محفوظ صفائی کے لئے (دیکھئے صفحات 430 سے 432 اور کیمیکلز سے جراثیم کشی کے لئے دیکھئے صفحہ 440)

کیمیکلز کی بھڑاس نقصان دہ ہوتی ہے۔

- جراثیم کش کیمیکلز کو کبھی بھی جب خوب ہوا چلتی ہو تو استعمال نہ کیجئے۔
- مطلوبہ مقدار سے زیادہ کیمیکلز استعمال نہ کریں۔
- کیمیکلز کو تلف کرنے کے دوران اپنی آنکھوں اور جلد کو محفوظ کرنے کے لئے عینکیں، دستانے اور نقاب ڈالیں۔
- جراثیم کش کیمیکلز کو اپنی پیکنگ میں ہی رکھیں۔ ایسے برتنوں پر لیبل لگائیں اور پھر ان برتنوں کو دوسرے مقاصد کے لئے استعمال نہ کریں۔
- جو برتن خوراک کے لئے استعمال ہو سکتے ہیں اُن میں یہ کیمیکلز مکس یا ذخیرہ نہ کریں۔
- ایسے برتنوں کو خوب بند کر کے سیدھا رکھیں اور انہیں سوراخوں اور چھیدوں کے لئے باقاعدہ دیکھتے رہیں۔

جن گندگیوں کی جراثیم کشی کی ضرورت نہیں ہوتی:- اکثر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جسمانی اعضاء کی کیمیاوی جراثیم کشی ضروری ہوتی ہے۔ لیکن جسمانی اعضاء کو آنول نال (Placenta) سمیت زمین میں دفنا کر یا لیٹرین میں ڈال کر دفنایا جا سکتا ہے۔ کئی معاشروں میں آنول نال کو زمین میں دفنانا علاقائی روایت کا ایک حصہ تصور کیا جاتا ہے۔ جراثیم سے بچنے کیلئے یہ ایک اچھا طریقہ ہے۔

(گندگی کو تلف کرنے کے طریقوں کے لئے دیکھئے صفحات 436 سے 440 تک)

محفوظ کیمیکلز کی مدد سے جراثیم کشی

صحت کے بعض مراکز صفائی کے لئے ایسے کیمیکلز استعمال کرتے ہیں جو خطرناک ہوتے ہیں جیسے(glutaraldehyde)(دیکھئے صفحہ 440) لیکن صحت کے مراکز کے فرش وغیرہ کو ایسے پراڈکٹس سے صاف کئے جاسکتے ہیں جو زیادہ نقصان دہ نہ ہوں۔ دیواروں، فرنیچر اور فرش کی معمولی صفائی کے لئے گرم پانی اور صابن موثر ہوتا ہے۔

جس علاقے میں متعدی امراض والے بیماروں کا علاج کیا جاتا ہوں وہاں تیز کیمیکلز استعمال کرنا ضروری ہوتا ہے تاکہ متعدی امراض نہ پھیلیں۔ فرش اور دیواروں وغیرہ ہائیڈروجن پیرا کسائیڈ کے ایسے محلول استعمال کریں جن میں سنگترے کا تیل شامل ہو کا کوئی بھی قدرتی تیل استعمال کریں یہ تیل خطرناک نہیں ہوتے،

جراثیم کے لئے محفوظ محلول سر کے اور ہائیڈروجن پیراا کسائیڈ سے بھی تیار کئے جاسکتے ہیں۔

جراثیم کشی کے لئے محفوظ محلول کیسے بنایا جائے:۔ سفید سر کے اور ہائیڈروجن پیرا کسائیڈ کی مساوی مقداریں آپس میں ملائیں۔(پیرا کسائیڈ عموماً تین فی صد ڈالا جاتا ہے لیکن یہ چھ فیصد بہتر ہوتا ہے) صرف اتنا محلول تیار کریں جو ایک دن میں ختم ہوسکتا ہو۔ اور اسے بند برتن میں رکھیں اس محلول کی معمولی مقدار کسی صافی پر ڈالیں اور فرش کو جراثیم کشی کے لئے زور زور سے رگڑیں۔ اس محلول کے ساتھ چیزیں، جنگلے اور دوسری سطحیں بھی صاف کی جاسکتی ہیں۔

بلیچ کی مدد سے جراثیم کشی صحت کے کئی مراکز میں جراثیم کشی کے لئے بلیچ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے استعمال میں بھی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کے چھینٹوں اور بھڑاس سے آپ کی جلد اور آنکھوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اگر اس میں سرکہ ڈالا جائے تو یہ مزید موثر ہوتا ہے۔

پانچ فیصد بلیچ کا جراثیم محلول کیسے بنایا جائے:۔

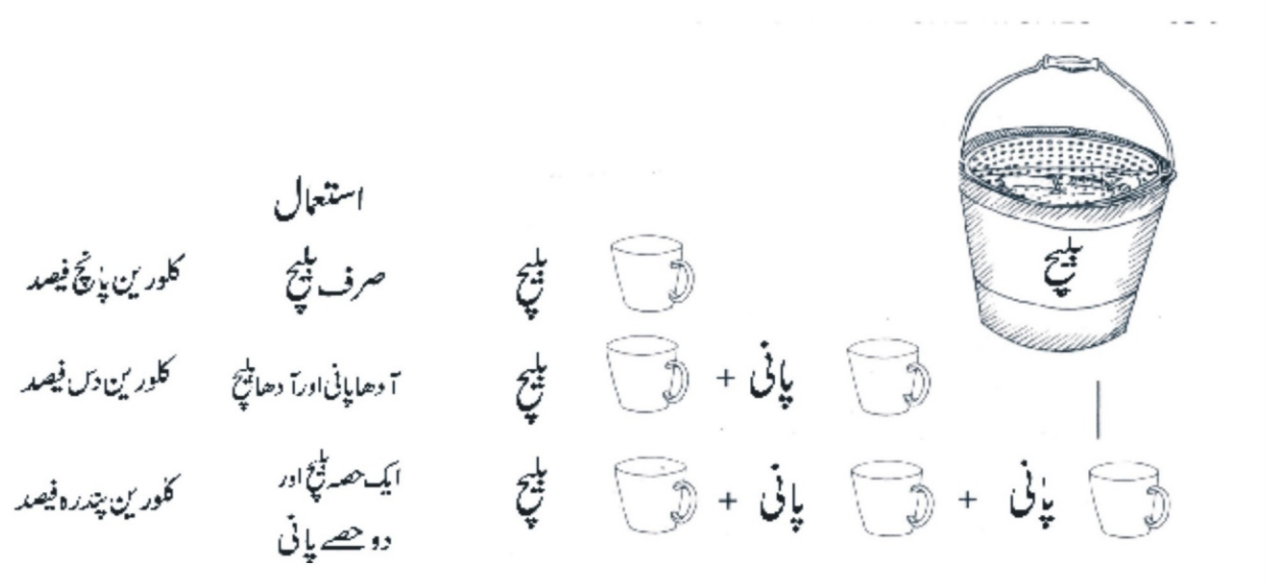

اگر آپ پانچ فیصد والے بلیچ محلول میں ایک پیالہ سفید سرکہ ڈالیں تو یہ زیادہ موثر ہو جائے گا صرف ایک دن کے استعمال کی مقدار کا محلول تیار کریں۔ اگلے دن کے لئے اسے نہ رکھیں کیونکہ یہ موثر نہیں رہتا (استعمال شدہ بلیچ کو تلف کرنے کے لئے دیکھئے صفحہ 439)

بلیچ بالٹی استعمال کرنا:۔ جہاں کہیں متعدی گندگی پڑی ہو جیسے پٹیاں، روئی، دستانے اور خون کی تھیلیاں تو وہاں بلیچ بالٹی رکھنی چاہئے۔ ہر روز ایک بلیچ بالٹی تیار کریں۔ آپ گندگی کے لئے بلیچ کا محلول اور دوبارہ استعمال ہونے والے اوزاروں کی جراثیم کشی کے لئے دوسری قسم کا محلول تیار کر سکتے ہیں۔ جو چیزیں دوبارہ استعمال نہ ہوتی ہوں جیسے کٹے ہوئے دستانے، سرنج، بوتلیں، انہیں توڑ کر بلیچ بالٹی میں ڈال دیں۔

بلیچ بالٹی میں اتنا محلول ہونا چاہئے کہ اس میں سب چیزیں ڈوب جائیں۔ ان مواد کو کم سے کم دس منٹ تک محلول کے اندر رہنا چاہئے۔ بلیچ بالٹی کے اوپر ڈھکن مضبوطی سے بند رکھنا چاہئے۔ تاکہ یہ بہہ بھی نہ اور اس کا اثر بھی زائل نہ ہو۔ اگر یہ ڈھانپی ہوئی ہو تو کلورین بخارات میں اُڑ جائے گا۔

بلیچ بالٹی کو تیار کرنے کا طریقہ:۔ بلیچ کی مدد سے جراثیم کشی کا ایک طریقہ بلیچ بالٹی کو استعمال کرنا ہے۔ بلیچ بالٹی کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک بالٹی میں بلیچ محلول ہوتا ہے اور دوسرا ایک چھوٹا جالی دار برتن ہوتا ہے جو بڑی بالٹی کے اندر رکھا جاتا ہے اور جس میں گندگی کو ڈالی جاتی ہے۔ بالٹی کا ایک سرپوش بھی ہونا چاہئے۔ بلیچ بالٹی کو تیار کرنے کے لئے:

پانچ فیصد بلیچ محلول تیار کریں (اوپر دیکھیں) بڑی بالٹی کو کم از کم بلیچ کے محلول سے آدھا بھرنا چاہئے۔ چھوٹے جالی دار برتن کو بڑے برتن کے اندر رکھیں تاکہ بڑی بالٹی سے محلول چھوٹی بالٹی کے سوراخوں میں سے اندر داخل ہو۔ چھوٹی بالٹی یا برتن کو بڑی بالٹی کے اندر اچھے طریقے سے جما کر رکھیں تاکہ یہ اوپر نہ آئے اور اس میں محلول چھوٹی بالٹی میں داخل ہو سکے اور پورے مواد کو ڈھانپ سکے۔

نوٹ:۔ بلیچ کو دوسرے کیمیکلز کے ساتھ مکس نہیں کرنا چاہئے۔خصوصاً امونیا(Ammonia) کے ساتھ۔کیونکہ امونیا کے ساتھ اگر بلیچ ملادیا جائے تو یہ ایک زہریلی گیس پیدا کرتا ہے۔جو موت کا باعث بن سکتی ہے۔اوراتنی گرمائش پیدا کرتی ہے کہ دھماکے کا بھی امکان ہوتا ہے۔ہر استعمال کے بعد ہاتھ اچھی طرح دھوئیں۔

کپڑے دھونا:۔ پہلے زمانے میں ہسپتالوں میں کپڑوں کی جراثیم کشی کاربولک ایسڈ(Carbolic Acid) سے کی جاتی تھی۔لیکن یہ صرف اُن لوگوں کے کپڑوں کیلئے ضروری ہے جو جلے ہوتے تھے۔کپڑوں کو جراثیم سے پاک کرنے کے لئے پہلے اسے بلیچ بالٹی میں دس منٹ تک ڈبوئیں اور پھر گرم پانی اور صابن سے دھوئیں۔بلیچ بالٹی سے نکالتے وقت ہاتھوں میں دستانے ڈالیں۔

حرارت کی مدد سے جراثیم کشی:۔ بعض ہسپتالوں میں گندگی، سرنج اور دوسرے طبی اوزار کو جراثیم سے پاک کرنے کے لئے آٹوکلیو(Autoclave) اور مائیکروویو (microwave) کے طریقے استعمال ہوتے ہیں (دیکھئے صفحہ 433) اگر آپ کے پاس ان طریقوں کا کوئی انتظام نہ ہو تو آپ اُبالنے کے ذریعے بھی جراثیم کشی کا عمل کرسکتے ہیں۔ڈسپوزبل گندگی کو ایسے اوزار کے ساتھ پاک نہیں کرنا چاہئے جو اوزار دوبارہ استعمال کئے جائیں گے کیونکہ اس طرح وہی اوزار اتنے گندہ ہو جائیں گے کہ اُن کا صاف رکھنا مشکل ہوگا۔

گندگی کو ٹکڑے ٹکڑے کرتے وقت دستانوں کا استعمال کریں یعنی سرنج، شیشوں، پٹیاں وغیرہ کاٹتے وقت اور بلیچ بالٹی میں ڈالتے وقت دستانے ہاتھوں میں ڈالیں۔

اشیاء کی جراثیم کشی کے بعد پاک ہونے کو یقینی بنانا:۔ پانی اُبالنے کے بعد بیس منٹ تک انتظار کریں۔جب اُبالنے کے بعد بیس منٹ شروع ہو جائے تو پھر برتن میں کوئی نئی چیز نہ ڈالیں۔بیس منٹ کے بعد اسے ٹھنڈا کریں۔

اُبالنے کے بعد جن چیزوں کو دوبارہ استعمال کرنا ہو تو اُنہیں دستانوں یا کانٹے کی مدد سے ہٹایا جائے۔اور جراثیم سے پاک برتن میں رکھا جائے اور برتن کو ڈھانپا جائے۔اُبلے ہوئے پانی کو نالی میں اُنڈیلا جاسکتا ہے۔

اُبالنا:۔ پلاسٹک کے اوزاروں، ربڑ، دھاتوں اور کپڑوں کی جراثیم کشی اُبالنے کے ذریعے ہوسکتی ہے۔اوزار کو دھونے کے بعد برتن میں رکھیں، برتن پر ڈھکن رکھ کر اسے اُبالنا شروع کریں۔اُبالنے کے بعد اسے بیس منٹ تک وقت دیں۔

بھاپ کے ذریعے جراثیم کشی:۔ پلاسٹک اور دھات کی چیزوں کو بھاپ کے ذریعے حرارت دینے سے جراثیم کشی کی جاسکتی ہے۔برتن میں اتنا پانی ڈالیں کہ بیس منٹ تک اس سے بھاپ بنتا رہے البتہ پانی تمام اوزار کا لازمی نہیں یعنی اگر پانی اتنا ہو کہ اس میں ڈالی ہوئی تمام چیزیں نہ ڈوبیں تو کوئی مسئلہ نہیں۔برتن پر ایک مضبوط ڈھکن کا ہونا لازمی ہے۔

پریشرسٹیمنگ (Pressure Steaming):۔ پریشرسٹیمنگ کپڑوں، دھات اور پلاسٹک کی بنائی ہوئی چیزوں کی جراثیم کشی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے پہلے چیزوں کو دھوئیں اور پھر انہیں پریشر کُکر میں ڈال دیں جس میں پانی ہو۔ اس پر سر رکھ کر چولہے پر رکھ دیں۔ اُبالنے کے بعد اسے بیس منٹ کا ٹائم دیں۔

آٹوکلیو (Autoclave):۔ آٹوکلیو ایک چھوٹی مشین ہے جس میں بھاپ اور پریشر کے ذریعے جراثیم کشی کا عمل کیا جاتا ہے۔ کئی سالوں تک معالجاتی اوزار کی جراثیم کشی آٹوکلیو کے ذریعے ہوتی رہی ہے۔ گندگی کی جراثیم کشی آٹوکلیو کے ذریعے کرنے کا رجحان بھی بڑھ رہا ہے۔

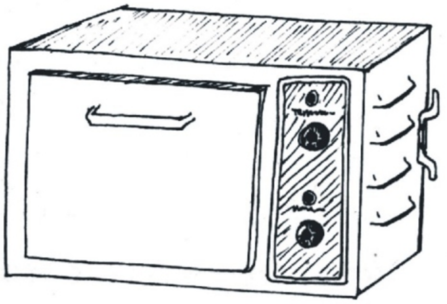

دو مشینوں کا استعمال کرنا بہتر ہوتا ہے ایک گندگی کے لئے اور دوسری اُن چیزوں کے لئے جن کو دوبارہ قابل استعمال بنایا جاسکتا ہو۔ جن ہسپتالوں میں کم گندگی پیدا ہوتی ہو وہاں سٹیم ککر استعمال کرنا کم خرچ ہوتا ہے اور کام بھی آٹوکلیو کی طرح ہوتا ہے۔ جن علاقوں میں بجلی نہ ہو وہاں شمسی، گیس یا تیل کا آٹوکلیو بنایا جاسکتا ہے۔

مائیکروویو تنور:۔ مائیکروویو بھی ایک مشین ہے اس میں اندر رکھی جانے والی چیزوں میں رطوبت ختم کردی جاتی ہے۔ چونکہ مائیکروویو مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ کمزور اور طاقتور۔ اس لئے اس کے استعمال میں احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ اعلیٰ معیار کی جراثیم کشی کے لئے:

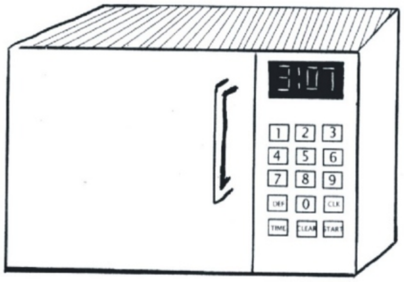

- گندگی کو غیر دھاتی برتن میں ڈالیں جس میں گندگی کو ڈبونے کے لئے کافی پانی ہو۔
- برتن کے اوپر ڈھکن ڈھیلا سا رکھ دیں تاکہ اُبلنے کے دوران زیادہ پانی ضائع نہ ہو۔
- اس میں مواد کو تقریباً بیس منٹ تک رکھیں۔
- برتن کو کھولنے سے پہلے اسے ٹھنڈا کردیں۔ اس میں استعمال شدہ اُبلے ہوئے پانی کو نالی میں بہادیں۔ یا گڑھے میں دفنادیں۔

نوٹ: مائیکروویو مشین میں دھاتی اشیاء نہ ڈالیں ورنہ یہ مشین کو خراب کردیں گی۔

جراثیم کشی کے بعد:۔ خواہ آپ جراثیم کشی کا کوئی بھی طریقہ استعمال کرتے ہو لیکن جراثیم کشی کے بعد پاک اشیاء کو محفوظ تھیلوں میں رکھ دیں اور گندگی کو فوراً تلف کردیں۔ گندگی کو مریضوں سے دور رکھیں اور جراثیم سے پاک اشیاء جراثیم زدہ اشیاء میں مکس نہ کریں۔

تیز دھار والی چیزوں کو تلف کرنا:۔ معالجاتی گندگی میں زیادہ تر بیماریاں تیز دھار والی چیزوں سے بنتی ہیں۔سویاں، سرنج، قینچیاں، چاقو وغیرہ بدن کو زخمی کرتے ہیں اس لئے ان چیزوں کو استعمال کرتے وقت بڑی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ہسپتالوں سے باہر ان چیزوں سے اُن لوگوں کو بڑا خطرہ ہوتا ہے جو گندگی کو جمع کرنے کا کام کرتے ہیں۔تیز دھار والی چیزوں کی گندگی کو کم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ان چیزوں کو صرف زیادہ ضرورت کے وقت استعمال کیا جائے ،انجکشن کب کرنا چاہئے اور کب نہیں کرنا چاہئے اس کے متعلق مزید معلومات کیلئے دیکھئے (Where There Is No Doctor) (صفحات 65 سے 74 تک)

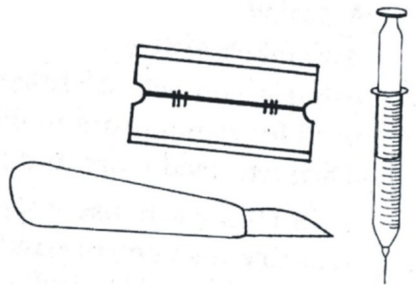

سرنجوں اور سویوں کو تلف کرنا:۔ انجکشن لگانے کے بعد سویوں کو سرنجوں سے الگ کر کے اس کے اپنے مخصوص برتن میں ڈالنا چاہئے۔سویوں کو اپنے کور (Cover) میں دوبارہ رکھنا خطرناک ہوتا ہے اس لئے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔سویوں کو استعمال کرنے کے بعد فوراً تلف کردیں۔سرنجوں سے سویوں کو الگ کرنے کے کئی طریقے ہیں:

- سویوں کو ایسے برتن میں ڈالیں جس میں سویاں نہ چھپ سکیں۔
- ایسا طریقہ استعمال کریں جو صحت کے کارکن کے لئے آسان ہو۔

تیز دھار والی چیزوں کے لئے سوراخ والا ڈبہ بنانا:۔ دھات والے اس ڈبے میں ایسا سوراخ ہونا چاہئے جو ایک طرف سے چوڑا ہوا اور دوسری طرف سے تنگ۔آپ ایسا ڈبہ خرید بھی سکتے ہیں اور بنا بھی سکتے ہیں۔ایسے ڈبوں کو آپ کافی کے ڈبے یا دوسرے دھات والے برتن سے بنا سکتے ہیں۔اس ڈبے میں سوراخ ایسا ہونا چاہئے کہ آپ اس کی مدد سے سرنج سے سوئی ہاتھ لگائے بغیر الگ کر سکیں۔

1) جب سرنج استعمال ہو جائے تو سوراخ میں سوئی دیدیں اور اسے سوراخ کے تنگ حصے کی طرف لے جائیں۔

2) اب سرنج کو اوپر کی طرف کھینچیں تو سوئی اس سے الگ ہو کر گر جائے گی۔سرنج کو ڈبے میں ڈال دیں۔

3) جب ڈبہ آدھے سے زیادہ بھر جائے تو اسے بند کر کے تیز دھار والی گندگی میں ڈال دیں۔

(تیز دھار والی چیزوں کو محفوظ طریقے سے دفنانے کے لئے دیکھئے صفحہ 439)

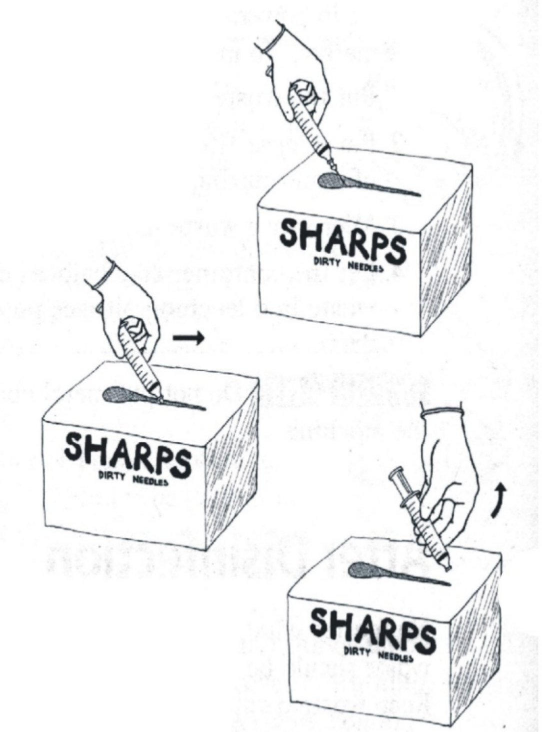

سرنجوں کی اقسام:۔ ایک قسم کی سرنجیں دوبارہ قابل استعمال ہوتی ہیں، یہ سرنجیں پیسوں کی بچت کرتی ہیں اور گندگی بھی نہیں بناتیں۔لیکن اسے ہر استعمال کے بعد اچھی طرح دھونا چاہیئے اور جراثیم سے پاک کرنا چاہیئے۔ جراثیم سے پاک کئے بغیر ان سرنجوں کو کبھی دوبارہ استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر انہیں جراثیم سے پاک نہ کیا جائے تو یہ ایڈز، ہپاٹائٹس اور دوسری بیماریوں کا باعث بن سکتی ہیں۔

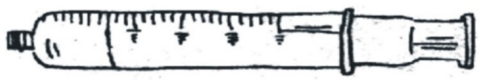

ڈسپوزبل سرنجیں Disposable Syringes:۔ ڈسپوزبل سرنجیں صرف ایک بار استعمال کی جاتی ہیں۔ایک بار استعمال کرنے کے بعد اسے پھینکا جاتا ہے۔بعض ڈسپوزبل سرنجوں کو جراثیم کشی کے بعد کئی بار استعمال کیا جاتا ہے۔لیکن یہ اچھا طریقہ نہیں ہے کیونکہ اگر ان سرنجوں کو اچھی طرح پاک نہ کیا جائے تو یہ بیماریاں پھیلاسکتی ہیں۔

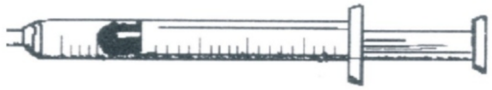

آٹو ڈس ایبلڈ سرنجیں Auto-Disabled Syringes:۔ یہ سرنجیں ایک بار استعمال کرنے کے بعد خود بخود لاک (lock) ہوجاتی ہیں۔اور پھر استعمال نہیں کی جاسکتیں۔لیکن پھر بھی ان میں سویاں لگی ہوئی رہ جاتی ہیں جو کسی کو بھی زخمی کرسکتی ہیں۔اس کو محفوظ طریقے سے تلف کرنے کے لئے دیکھئے صفحہ 439۔

نوٹ: سوئی اور سرنج کو جراثیم کو پاک کرنے سے پہلے ہرگز استعمال نہ کریں۔

دوبارہ استعمال کرنے کے لئے سوئی اور سرنج کو جراثیم سے پاک کرنا:۔ اگر سوئی کو جراثیم کشی کے بغیر دوبارہ استعمال کیا جائے تو یہ بیماریوں کا باعث بن سکتی ہے۔ اسلئے اسے پہلے جراثیم سے پاک کرنا نہایت اہم ہوتا ہے ورنہ اس کے دوبارہ استعمال کرنے سے پرہیز بہتر ہوتا ہے۔لیکن بعض علاقوں میں اتنے وسائل نہیں ہوتے کہ وہ ہر سرنج کو صرف ایک بار استعمال کرکے تلف کردیں۔اسلئے اس کتاب میں ایسے معلومات شامل کئے جاتے ہیں کہ سرنجوں کو دوبارہ استعمال کے لئے کیسے تیار کیا جائے۔

1) اپنے ہاتھوں کو جراثیم سے محفوظ رکھنے کے لئے دستانے کے استعمال کریں۔
2) سرنج میں پانچ فیصد بلیچ اندر کھینچ لیں۔(دیکھئے صفحہ 431)
3) اسے پھر دھار کی شکل میں بہادیں۔
4) کئی بار یہ عمل دُہرائیں۔ ہر چیز کو صاف پانی سے کئی بار کھنگالیں۔
5) سرنج اور سوئی کو الگ الگ اُبال دیں۔(دیکھئے صفحہ 432)

وبائی گندگی کوتلف کرنا

اس چارٹ میں دکھایا گیا ہے کہ ہسپتالوں میں گندگی کو کب اور کیسے تلف کیا جائے۔ بعض ہسپتالوں میں ان تمام طریقوں کو استعمال کرنے کا کوئی انتظام نہ ہوگا۔ یا وہ اپنے بہتر طریقے استعمال کر سکتے ہیں۔ ہسپتالوں میں ایک ایسے نظام کا ہونا ضروری ہے کہ سب اُن طریقوں کو سمجھتے ہوں اور ان پر عمل کرتے ہوں۔

نوٹ: معالجاتی گندگی سے نجات حاصل کرنے کے لئے ان تمام اُصولوں اور طریقوں پر عمل کریں۔

جسمانی اعضاء جسم سے کاٹے ہوئے حصے جلد کے ناہموار حصے۔ **اور پٹیاں**	مائع خون، فضلہ، جسم کے دوسرے مائع جیسے پیپ وغیرہ	**جسمانی مائع یا خون سے آلودہ اشیاء** خون کی تھیلیاں، سرنج، دستانے، پٹیاں، نقاب، روئی، اوردوسری گندگی	**تیز دھاروالی اشیاء** سویاں، بلیڈ، شیشے، چاقوں، قینچی یادوسری تیز چیزیں	→ قسم کے لحاظ سے الگ الگ کرنا
 رنگین برتن یا تھیلی میں رکھیں اور ڈھکن مضبوطی سے لگادیں	 رنگین برتن یا تھیلی میں رکھیں	یا گندگی کوٹکڑے کر کے بلیچ بالٹی میں ڈال دیں رنگین برتن یا تھیلی میں ڈالیں	 تیز دھاروالے برتن میں ڈالیں۔	مختلف رنگوں کے برتن استعمال کرنا
جب برتن تہائی تک بھرجائے تو تھیلی یا برتن کو مکمل طور پر بند کریں	برتن کو مضبوطی سے بند کردیں	یا بلیچ بالٹی پر ڈھکن مضبوطی سے کس کر لگا دیں۔ جب تہائی تک بھرجائے تو برتن یا تھیلی کو مکمل طور پر بند کردیں	جب برتن تہائی تک بھرجائے تو اسے پٹی سے مکمل طور پر بند کردیں	برتن کو مکمل طور پر بند کرنا
زمین میں دفنادیں، چوناڈال دیں اور مٹی سے ڈھانپیں	حفاظتی دستانے پہنیں، برتن میں بلیچ ڈال کر بیس منٹ تک اسے ٹھہرانے دیں۔	or بلیچ بالٹی میں دس منٹ تک رکھ کر نالی میں بہا دیں۔ حرارت کے ذریعے جراثیم سے پاک کریں	یا برتن کو بڑے ڈرم میں رکھ دیں۔ تیز دھاروالی چیزوں کے گڑھے میں ڈال دیں۔	جراثیم کشی یا زمین میں دفنانا
جب گڑھا بھرنے کے قریب ہوجائے تو اسے جڑ سے ڈھانپ کر کنکریٹ سے مکمل طور پر بند کردیں	مائع کی شکل میں گندگی گڑھے نالی یا اس کے اپنے خاص گڑھے میں ڈال دیں	or شیشہ، دھات اور پلاسٹک کو ریسائیکل کریں یا اس کی دوسری گندگی کی طرح بے کار کریں۔ گڑھے میں رکھ دیں اور مٹی سے ڈھانپیں جب گڑھا بھرنے کے قریب ہوجائے تو اسے مٹی سے ڈھانپ کر کنکریٹ سے بند کردیں	یا جب آدھے سے زیادہ بھرجائے تو ڈرم میں کنکریٹ ڈال دیں اور ڈرم گڑھے میں دفنادیں۔ جب گڑھا بھرنے کے قریب ہوجائے	تلف کرنے کا آخری مرحلہ
جسمانی اعضاء کے لئے دیکھئے صفحہ 428 اور گندگی کو دفنانے کے لئے دیکھئے صفحہ 439۔	فضلے اور جسمانی مائع کے لئے دیکھئے صفحہ 428 جبکہ گڑھوں اور اس کے دفنانے کے لئے دیکھئے صفحہ 439	حرارت یا کیمیکلز کے ذریعے جراثیم کشی کے طریقوں کے لئے دیکھئے صفحات 429 سے 433 تک۔	تیز دھاروالی اشیاء کے لئے دیکھئے صفحات 434 اور 435 اور اس کو دفنانے کے لئے دیکھئے صفحہ 439	مزید تفصیل کے لئے

حفاظتی پروگرام

دنیا بھر میں بہت سارے لوگ خسرے، پولیو اور چیچک وغیرہ سے ویکسین کے پروگراموں کے ذریعے محفوظ ہیں۔ ویکسین کے ان پروگراموں کو اکثر بین الاقوامی ادارے جیسے

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (WHO) اور یونیسف (UNICEF) مقامی حکومتوں کے تعاون سے چلا رہے ہیں۔ اس میں ویکسین بنانے والی کمپنیاں بھی حصہ لیتی ہیں۔ ان پروگراموں میں گندگی کو تلف کرنے کا کوئی اچھا پروگرام نہیں ہوتا۔ بلکہ اکثر وہ ویکسین کر کے اُنہی علاقوں میں گندگی چھوڑ دیتے ہیں۔ پھر اکثر یہ لوگ اس گندگی کو جلا دیتے ہیں جس سے صحت اور ماحول کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

ویکسین پروگرام اور گندگی کی ذمہ داری:

ویکسین پروگرام گندگی کو تلف کر سکتے ہیں اگر اس میں اس کی منصوبہ بندی کی جائے۔

- اُنہی گاڑیوں کے ذریعے گندگی لے جانا اور تلف کرنا جن میں یہی ادویات لائے جاتے ہیں۔ اگر یہ علاقائی پروگرام ہو تو مقامی سطح پر گندگی کے مراکز گندگی کو جلانے کے لئے آٹوکلیو کا انتظام کر سکتے ہیں۔ یا گندگی کو دفنانے کے لئے گڑھے کھدوا سکتے ہیں۔

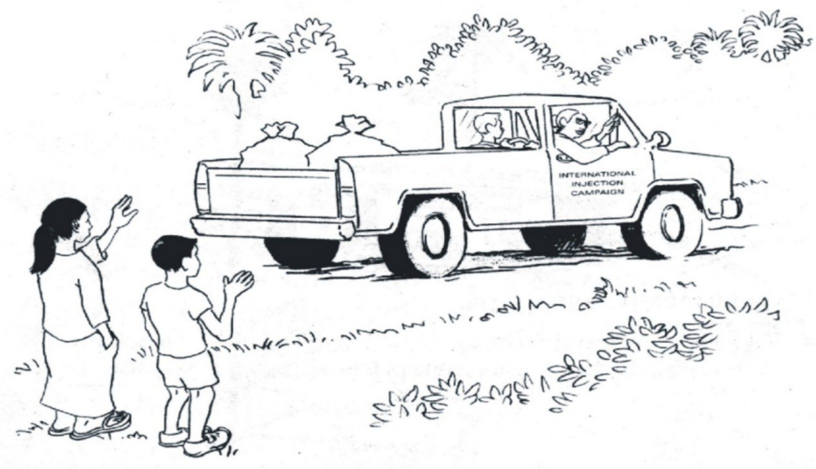

- یہ ویکسین پروگرام علاقے کو اس قابل بنا سکتے ہیں کہ وہ اس گندگی کو خود تلف کریں یہ طریقہ ویکسین پروگرام ختم ہونے کے بعد بھی کارگر ثابت ہوگا۔
- ویکسین پروگراموں میں نئی ٹیکنالوجی کو بروئے کار لانا جیسے Immunization guns جس میں سویوں اور سرنجوں کو استعمال نہیں کیا جاتا۔

معالجاتی گندگی کو دفنانا

تیز دھار والی اشیاء، جسمانی اعضاء اور بے کار دوائیوں کو گڑھے میں دفنانا بہتر ہوتا ہے۔ جو چیزیں دوبارہ قابل استعمال بنائی جاسکتی ہیں یا جن سے کمپوسٹ بنایا جاسکتا ہے۔ اُنہیں ایسے گڑھے میں نہ ڈالیں۔ جیسے بعض شیشے یا پلاسٹک کی اشیاء۔ اگر کہیں کوڑی ہو اور قریب ہی گڑھا ہو تو جراثیم زدہ گندگی کو اُسی گڑھے میں دفنایا جاسکتا ہے۔ اور اگر کوئی گڑھا نہیں ہے تو گندگی کے مرکز میں ایک چھوٹا گڑھا تیار کریں اور اس میں گندگی کو محفوظ طریقے سے تلف کردیں۔ چونکہ تیز دھار والی اشیاء کی گندگی بہت خطرناک ہوتی ہے اس لئے اس کا دفنانا ہی بہتر ہوتا ہے۔ جب ہر کوئی گندگی کے دفنانے کے تحمل اور اُصولوں سے واقف ہو تو اس کا دفنایا ہی بہتر ہوتا ہے۔

گندگی کے محفوظ گڑھے:۔ اگر آپ گندگی کے گڑھے کو محفوظ اور غیر نقصان دہ رکھنا چاہتے ہیں تو اسے کنوؤں سے نیچے کی طرف بنائیں ایک ایسے علاقے میں جہاں زمینی پانی سطح بہت اوپر نہ ہو۔ اسے دریاؤں ندیوں، تالابوں اور چشموں سے کم از کم پچاس میٹر کے فاصلے پر بنانا چاہئے۔ گڑھے کی تہہ اور دیواریں پختہ ہونی چاہئیں تاکہ اس کی گندگی رس کر پانی میں شامل ہونے نہ پائے۔ گڑھے کے ارد گرد جنگلا لگانا چاہئے تاکہ انسان اور جانور دور رہیں۔

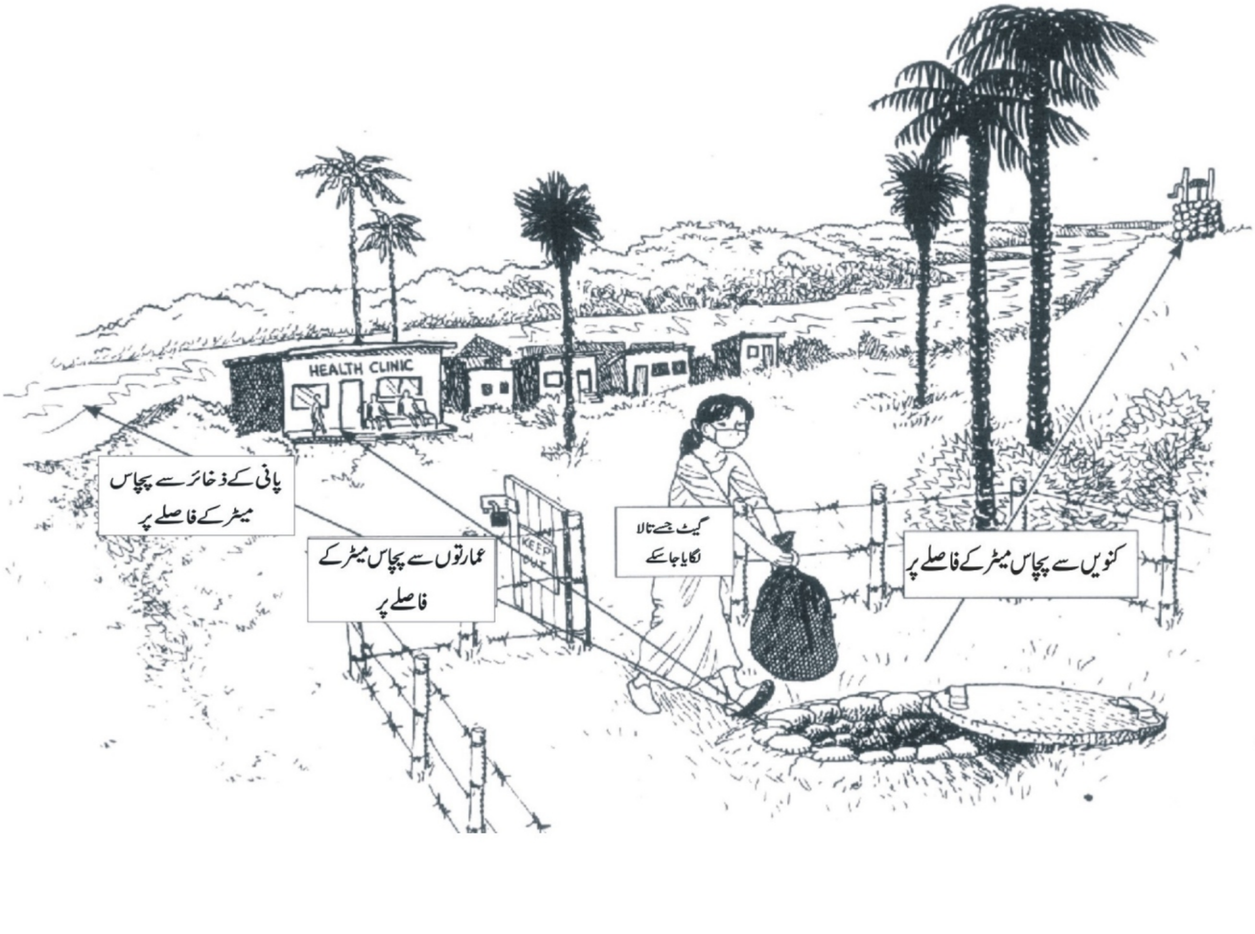

گڑھے اور اس کے ڈھکن بنانے کا طریقہ

اس قسم کا گڑھا وبائی گندگی کے لئے استعمال کرنا بہتر ہوتا ہے عام گندگی کیلئے نہیں۔

1) ایک گڑھا کھودیں جس کی چوڑائی ایک یا دو میٹر، اور گہرائی دو سے پانچ میٹر ہو۔ گڑھے کی تہہ کو زمینی پانی کی سطح سے کم از کم ڈیڑھ میٹر اونچا ہونا چاہئے۔

2) گڑھے کے فرش کو گاری مٹی سے کم از کم تیس سنٹی میٹر تک لیپ کر موٹا کرنا چاہئے

3) گڑھے کے بالائی کناروں کو اتنا اونچا کریں کہ باہر سے اس میں پانی نہ گرے۔

4) گڑھے کے اردگرد جنگلا لگائیں تاکہ بچے محفوظ رہے اور جانور اندر نہ آسکیں۔

5) ہر بار گندگی ڈالنے کے بعد اس پر دس سنٹی میٹر تک مٹی یا مٹی اور چونا مکس کر کے ڈالیں۔ چونا گندگی کو جراثیم سے پاک رکھے گا۔

6) جب گڑھا آدھا میٹر خالی رہ جائے تو اس پر آدھا میٹر مٹی ڈال دیں اور دس سے لیکر تیس سنٹی میٹر تک موٹی بجری سے بند کر دیں۔

تیز دھار والی اشیاء کے برتن کو کنکریٹ سے بند کرنا

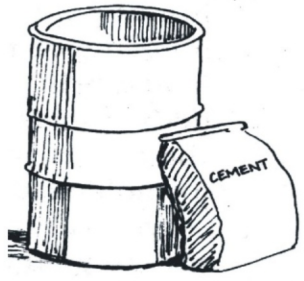

تیز دھار والی اشیاء کے برتن کو ایک بڑے دھاتی ڈرم میں رکھیں جبکہ برتن آدھے سے زیادہ بھر جائے تو اس میں سیمنٹ، چونے، ریت اور پانی کا آمیزہ ڈال دیں۔ چونا گندگی کو جراثیم سے پاک کر دیتا ہے اور اس کے ذریعے سیمنٹ وہاں تک پہنچتی ہے جہاں چونے کے بغیر نہیں پہنچ پاتی۔ اب برتن کو مکمل طور پر بند کر کے کسی گڑھے میں دفنا دیں۔

مائع گندگی کو تلف کرنا

کئی صحت کے مراکز بلیچ، آلودہ پانی اور دوسرے زہریلے مائع نالیوں میں بہاتے ہیں۔ یہ اُس صورت میں محفوظ طریقہ سمجھا جاسکتا ہے جب یہ نالی کسی دریا یا آبی ذخیرے سے نہ ملتی ہو، مائع کو گندگی پر ڈالنے سے پہلے اس میں پانی ملائیں۔ آبی ذخائر کو محفوظ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ایسے زہریلے مائع خاص گڑھے میں ڈال دیئے جائیں Glularaldetyde اور Fomaldetyde جیسے کیمیکلز کو تلف کرنے سے پہلے جراثیم سے پاک کرنا چاہئے۔

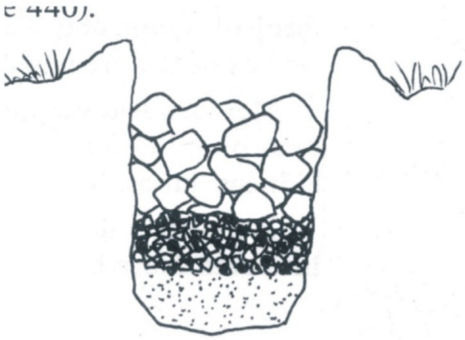

مائع کے لئے گڑھے کی تیاری:- یہ گڑھا وہاں کھودیں جہاں کنویں اور دوسرے آبی ذخائر قریب نہ ہوں۔ آدھا یا پورا ایک میٹر گہرا گڑھا کھودیں گڑھے کی تہہ میں ریت ڈال دیں اس کے اوپر بجری اور پھر بڑے بڑے پتھر ڈال دیں۔ گڑھے کے اوپر ڈھکن رکھیں تاکہ بارش کا پانی گڑھے میں داخل نہ ہوسکے۔

کیمیاوی گندگی کو محفوظ طریقے سے تلف کرنا

بعض مراکز صحت گندگی بنا کر چھوڑ دیتے ہیں جن کا محفوظ طریقے سے تلف کرنا نہایت اہم ہوتا ہے۔ بڑے ہسپتالوں میں ایکسرے اور لیبارٹیوں کی وجہ سے گندگی پیدا ہوسکتی ہیں۔ہم ان گندگیوں کوتلف کرنے کے طریقے اس کتاب میں شامل نہیں کرر ہے کیونکہ انہیں تلف کرنا ایک پیچیدہ عمل ہے۔

جو کیمیکلز صفائی اور جراثیم کشی کے لئے استعمال ہوتے ہیں

بلیچ میں پانی ملا کر اپنے خاص گڑھے میں ڈالا جاسکتا ہے۔ ہائیڈروجن پیرا اکسائیڈ کو بغیر کسی خاص عمل کے تلف کیا جاسکتا ہے۔آپ اسے نالی یا لیٹرین میں بہاسکتے ہیں۔

جب آپ مائع کی شکل میں کیمیاوی گندگی کو تلف کرنے کے لئے تیار کرتے ہیں تو حفاظتی لباس پہننے کے ساتھ ساتھ یہ احتیاط بھی کریں کہ آپ کے جسم پر اس کے چھینٹے نہ لگیں۔

Glutaraldehyde اور Formaldehyde کینسر اور موت کا باعث بن سکتے ہیں۔لیکن اگر آپ کا مرکز ان کیمیکلز کو صفائی اور جراثیم کشی کے لئے استعمال کرتا ہے تو ان کیمیکلز کو تلف کرنے کے دوسرے محفوظ طریقے بھی ہیں۔Glutaraldehyd اور Fomaldehyde کو خاص مراحل سے گزارنے کے لئے ان میں کاسٹک سوڈا ڈال دیں۔ تاکہ اس کی تیزابیت تبدیل ہوجائے۔اس کی تیزابیت کو معلوم کرنے کے لئے لٹمس پیپر(Litmus paper) یا پی ایچ میٹر(PH meter) استعمال کریں۔پی ایچ کو بارہ پر لاکر کم سے کم آٹھ گھنٹے تک ٹھہرائیں۔ پھر اس پی ایچ کو عام سطح (پی ایچ سات) پر لائیں۔ اور یہ آپ ہائیڈروکلورک اسیڈ(HCl) کا اضافہ کرنے سے کرسکتے ہیں۔اگر آپ کے اس ان دو کیمیکلز کو محفوظ طریقے سے تلف کرنے کے لئے مناسب مواد موجود نہ ہوں تو پھر آپ انہیں سرے سے استعمال نہ کریں۔ کیونکہ یہ بہت خطرناک ہوتے ہیں۔لیکن ان مذکورہ بالا مراحل سے گزار کر انہیں آپ نالی میں بغیر کسی خطرے کے بہاسکتے ہیں۔کاربولک اسیڈ سانس اور جلد کے مسائل پیدا کرتا ہے۔اگر کاربولک ایسڈ کو تلف کرنا ہو تو اس کے لئے حفاظتی لباس، دستانے اور نقاب ڈالنا چاہئے۔سوڈیم ہائیڈرواکسائیڈ میں پالتو پانی ڈالنے کے بعد اسے آپ گڑھے میں تلف کرسکتے ہیں۔

پارہ (Mercury)

پارہ تھرمامیٹر میں سلور مائع ہوتا ہے۔ یہ دوسرے طبی اوزاروں میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے پرانے بلڈ پریشر کپ میں اور اس طرح لیمپوں اور بیٹریوں میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ پارہ ایک بھاری اور زہریلی دھات ہے جلد یا منہ کے ذریعے اس کی معمولی مقدار بھی اعصاب کو ناکارہ کرسکتی ہے، گردوں، پھیپھڑوں اور دماغ کو نقصان پہنچانے کے علاوہ پیدائشی معذوری کا بھی سبب بن سکتا ہے۔ (دیکھئے صفحہ 338)

پارہ جلانے سے تلف نہیں کیا جاسکتا۔ بلکہ اسے اگر جلایا جائے تو زیادہ خطرناک گیس میں تبدیل ہوجاتا ہے۔

پارہ سے نجات حاصل کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ایسی اشیاء کم سے کم استعمال کی جائیں جن میں پارہ موجود ہوں اگر ممکن ہوتو پارے والی اشیاء کو دھات والی پلیٹوں میں رکھا کریں۔ کیونکہ اگر پارے والی کوئی چیز ٹوٹ جائے تو یہ لکڑی یا کسی چیز کی سطح میں جذب نہیں ہوگا۔

اگر غیر پارے والے تھرمامیٹر آپ کے علاقے میں دستیاب ہوتو وہی استعمال کریں۔

اگر پارہ بہہ جائے تو اس کی صفائی کیسے ہوگی؟

جب تھرمامیٹر یا کوئی بھی ایسی چیز ٹوٹ جائے جس میں پارہ استعمال کیا گیا ہوتو پارہ ریزہ ریزہ ہوکر بکھر جاتا ہے۔ انسانوں اور جانوروں کو ان ریزوں سے دور رکھیں۔ ہیٹر، پنکھے اور ایئر کنڈیشن کو بند کردیں اور ہوا کو اندر لانے کے لئے کھڑکیاں کھول دیں۔ ان ریزوں کو صاف کرنے کے لئے دستانوں اور Eye dropper کی ضرورت ہوگی۔ اس کے علاوہ کاغذ یا گتے کے دو سخت ٹکڑے، دو پلاسٹک کی تھیلیاں، لیس دار پٹی، ایک ٹارچ اور شیشے کی ایسی بوتل جس میں پانی موجود ہو۔

پارے کو محفوظ طریقے سے اُٹھانے کے لئے:

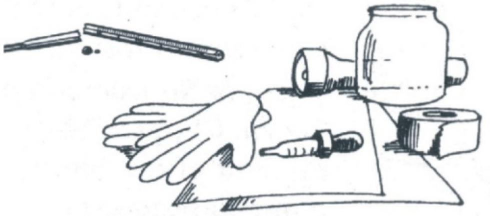

1) پارے کو ہاتھوں سے مس نہ کریں۔ کھڑکیاں یا دروازے کھول دیں۔

2) زیورات اور گھڑی دور کریں۔ کیونکہ پارہ دوسری دھاتوں سے چپکتا ہے۔

3) ٹارچ کی روشنی سے ان ریزوں کو دیکھیں تاکہ یہ ریزے آسانی سے نظر آئیں۔

4) کیمیاوی دستانے ہاتھوں میں ڈالیں، اگر کیمیاوی دستانے دستیاب نہ ہوں تو Latex کے دو دستانے پہنیں وَ

5) کاغذ یا گتے پر ریزوں کو ایک ڈھیر کی شکل میں جمع کردیں۔

6) Eye dropper (جو سرنج کی طرح ہوتا ہے) اسے کھینچ لیں۔ اور پھر ان ریزوں کو شیشے کی اُس بوتل میں ڈال دیں جس میں پانی موجود ہو۔

7) پھر لیس دار پٹی سے باقی پارہ اکٹھا کرلیں۔

8) لیس دار پٹی، Eye dropper، دستانے اور گتا یا کاغذ کو پلاسٹک کی تھیلی میں ڈال دیں۔

9) تھیلی پر لکھیں ''پارے کی گندگی'' پھر اسے شیشے کی بوتل میں ڈال دیں۔

10) اسے مکمل طور پر بند کرکے نشان لگائیں۔ اور اسے پلاسٹک کی تھیلی میں ڈال دیں۔

11) پھر اسے زہریلی گندگی کی طرح تلف کردیں۔ (دیکھئے صفحہ 410)

جراثیم کش اور دوسرے ادویات

پرانے ادویات بھی ایک قسم کی کیمیاوی گندگی ہے جسے تلف کرنا ہوتا ہے۔ جراثیم کش اور عام ادویات کو محفوظ طریقے سے تلف کرنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اسے انسانوں اور آبی ذخائر سے دور رکھا جائے۔ بدقسمتی سے ادویات کی کمپنیاں، ہسپتال وغیرہ ان ادویات کو لاپرواہی سے تلف کر دیتے ہیں۔ وہ ان ادویات کو کوڑیوں، پانی کے ذخائر اور ندیوں میں پھینک دیتے ہیں۔

جب جراثیم کش ادویات اردگرد یونہی پھینکے جائیں تو اس کی وجہ سے انسانوں اور جانوروں میں ان ادویات کی مزاحمت قوت پیدا ہوجاتی ہے یعنی اُن کے لئے جراثیم کش ادویات غیر موثر رہ جاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جب ایسے لوگ بیماری کے وقت جراثیم کش ادویات استعمال کرتے ہیں تو وہ ادویات زیادہ کارگر نہیں ہونگے، کیونکہ وہ کم جراثیم مار سکیں گے۔

کم سے کم جراثیم کش ادویات خریدیں اور استعمال کریں:۔ چونکہ جراثیم کش ادویات مرض کو ختم نہیں کرتے اس لئے ان کا استعمال نہ کریں۔ (جراثیم کش ادویات کے استعمال کے لئے مزید معلومات کے لئے دیکھئے Where There Is No Doctor اور Helping Health Workers) جب آپ کا مرکز صحت کم سے کم جراثیم کش ادویات خریدتا ہو تو مدت ختم ہونے کی صورت میں کم سے کم ادویات کو تلف کرنا پڑے گا۔

ایکسپائرڈ ادویات کمپنیوں کو واپس کیجئے:۔ ادویات کی کمپنیوں کے پاس ادویات کو تلف کرنے کے لئے مناسب اوزار ہوتے ہیں اور ہونے بھی چاہئیں۔ لیکن اگر آپ ادویات کو ان کی متعلقہ کمپنی کو واپس نہیں کر سکتے تو ان کو تلف کرنے کے دوسرے طریقے بھی ہیں۔

ادویات کو محفوظ طریقے سے تلف کرنا

1) نقاب، دستانے اور عینکیں ڈال دیں۔

2) گولیوں کو پیس دیں۔

3) اس کے پاؤڈر کو سیمنٹ میں ملادیں۔

4) پھر اس میں پانی ملا کر اس سے ٹھوس گولیاں بنادیں۔

5) ان گولیوں کو گڑھے میں دفنادیں۔

معالجاتی گندگی کا تجزیہ کرنا

اگر مرکز صحت میں یہ تجزیہ کیا جائے کہ گندگی کیسے پیدا ہوئی اور کیسے تلف ہوئی تو اس سے ہر ایک کارکن کے علم میں آئندہ کے لئے مفید اضافہ ہو جائے گا۔ کیونکہ تجزیے کے ذریعے مسائل اور ضروریات کی شناخت ہوتی ہے اور پھر اُن کے لئے مناسب تجاویز اور مشورے سامنے آتے ہیں۔

معالجاتی گندگی کے تجزیے کے لئے اقدامات:

1) مرکز صحت کے تمام ارکان کے ساتھ میٹنگ کی جائے اور مسائل پر گفتگو کی جائے۔

2) فارمیسی اور سپلائی روم کی لسٹ بنائیں۔

3) مرکز صحت کا نقشہ بنائیں۔

4) مرکز میں واک کر کے مسائل کو نوٹ کریں۔

5) گندگی کو تلف کرنے کے مختلف طریقوں کو سیکھیں۔

6) علاقے کے اندر اور مرکز صحت میں گندگی کو تلف کرنے کے طریقے سیکھیں کہ گندگی کو عموماً کیسے تلف کیا جاتا ہے۔

7) عمل کرنا شروع کریں۔

8) تمام کارکنوں کو باقاعدگی سے تعلیم و تربیت دیتے رہیں۔

(1): مرکز صحت کے تمام ارکان کی میٹنگ میں مسائل پر گفتگو کرنا:-

مرکز کا ہر کارکن اس تجزیے میں مدد کریں۔ گندگی کے بننے اور تلف کرنے کے متعلق ڈاکٹروں، نرسوں اور صفائی کرنے والوں کے نظریات مختلف ہو سکتے ہیں۔ اس طرح مختلف مسائل سامنے آ جائیں گے۔

(2): فارمیسی اور سپلائی روم کی لسٹ بنانا

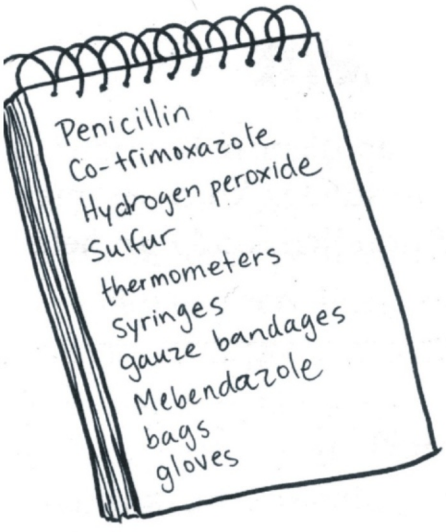

چونکہ اکثر ادویات کا آرڈر فارمیسی اور سپلائی روم کے ذریعے دیا جاتا ہے، اس لئے لسٹ میں وہ چیزیں درج کریں جو آپ ان جگہوں میں پاتے ہیں۔ یہاں ہر چیز کے متعلق یہ سوالات کریں کہ یہ کس قسم کی گندگی کا باعث بنتی ہے اور وہ کتنی خطرناک ہوسکتی ہے۔

کیا ڈسپوزبل چیزوں ک جگہ نان ڈسپوزبل چیزیں لائی جاسکتی ہیں؟ کیا کم یا محفوظ کیمیکلز استعمال کئے جاسکتے ہیں؟ کیا ایسی چیزوں کو استعمال کیا جاسکتا ہے جس میں مرکری نہ ہو؟ کم سے کم پلاسٹک کا استعمال کیسے ممکن ہوگا؟ یعنی مجموعی طور پر یہ سوچیں کہ خطرناک اور نقصان دہ گندگی کی مقدار کیسے کم کی جاسکتی ہے؟

(3): مرکز صحت کا نقشہ بنانا

تمام کمروں، دروازوں اور کھڑکیوں کو دکھائیں اور نوٹ کریں کہ کونسے کمرے کس چیز کے لئے استعمال کئے جاتے ہے۔ گندگی کی جگہوں، برتنوں وغیرہ کو مختلف رنگوں سے واضح کریں۔ جب گروپ مرکز صحت میں واک کرنا شروع کریں تو اس نقشے کو تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ تجزیے کے بعد نئے نقشے میں یہ دکھائیں کہ کیا تبدیلی کی گئی ہے۔ گندگی کے برتنوں کی جگہوں کو لازمی طور پر نوٹ کریں۔

(4): مرکز میں واک کر کے مسائل کو نوٹ کرنا

جہاں گندگی پیدا ہوتی ہے اُس سب احاطوں کا چکر لگائیں۔ کوڑے دانوں میں موجودہ گندگی کو دیکھیں کہ یہ کس قسم کی گندگی ہے۔ اگلے ہفتوں میں مختلف اوقات میں مرکز صحت کا چکر لگاتے رہیں تب آپ کو معلوم ہوگا کہ مختلف حالات میں کیسے گندگی پیدا ہوتی ہے اور اسے کیسے تلف کیا جائے۔

آپ مختلف کارکنوں کی سمیت میں یہ چکر لگا سکتے ہیں۔ صفائی کرنے والے گندگی کو ڈاکٹروں اور نرسوں سے مختلف انداز میں دیکھیں گے۔ اور اُن کے نظریات بھی ایکدوسرے سے مختلف ہونگے۔

گندگی کو محفوظ طریقے سے تلف کرنے کے لئے ہمیں ایک دوسرے کے متعلق اتنا سوچنا چاہئے جتنا کہ ہم آپ کے بارے میں سوچتے ہیں۔

(5): گندگی کو تلف کرنے کے مختلف طریقوں کو سیکھنا:۔ مرکز صحت میں کئی چکروں کے بعد مختلف مسائل اور اُن کے حل کے بارے میں گفت وشنید کریں۔ ضروری نہیں کہ ان مسائل کا حل تکنیکی اور مہنگے ہوں۔ اکثر مسائل کو حل کرنے کے لئے نظم وضبط، اتفاق، تعاوُن اور خلوص کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسا منصوبہ بنائیں جس میں سب سے پہلے زیادہ نقصان دہ گندگی (جیسے تیز دھار والی اشیا) کو تلف کرنے کا پروگرام ہو۔ اس کے بعد کیمیکلز، خون اور جسم کے دوسرے مائع وغیرہ۔ اس کا مقصد پورے نظام کو بہتر کرنا ہوگا، محض ایک حصہ نہیں۔

(6): علاقے اور مرکز صحت کے اندر عمومی طریقے کیا ہیں

جن جن مراحل سے گندگی گزرتی ہے اُس کا مطالعہ کریں جیسے گندگی کیسے بنتی ہے؟ کہاں جمع کی جاتی ہے اور کہاں لے جائی جاتی ہے؟ کیا گندگی کو باقاعدگی سے اُٹھایا جاتا ہے؟ اسے جمع کیسے کیا جاتا ہے؟ کیا صفائی کرنے والے حفاظتی لباس، دستانے اور نقاب ڈالتے ہیں؟ کیا گندگی کو محفوظ برتنوں میں لے جایا جاتا ہے؟

گندگی کو تلف کرنے والے افراد اکثر بعض چیزیں کباڑیوں پر فروخت کردیتے ہیں۔ یہ خطرناک بھی ہوسکتا ہے اور فائدہ مند بھی لیکن اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ گندگی کو کیسے الگ الگ کیا جاتا ہے۔ اور اس کی جراثیم کشی کیسے کی جاتی ہے؟ کیا یہ لوگ گندگی سے وہ چیزیں محفوظ انداز میں اُٹھالیتے ہیں جن کو دوبارہ قابل استعمال بنایا جاسکتا ہے۔ کیا صفائی کرنے والے لوگوں کیلئے ایسا انتظام بنایا جاسکتا ہے جو اُن کے لئے محفوظ ہو؟

کیا گندگی کو کوڑیوں پر لے جایا جاتا ہے یا جلانے کے لئے؟ اگر ممکن ہو تو اس جگہ کا معائنہ کریں جہاں گندگی ڈالی جاتی ہے۔ کیا یہ گندگی الگ ڈالی جاتی ہے۔ یا دوسری گندگی سے مل جاتی ہے؟ کیا یہ گندگی علاقے کے لوگوں کے لئے خطرناک ہوتی ہے جیسے سرنجیں اور سویاں کھلی کوڑی میں عام گندگی کے ساتھ ملائی جاتی ہے؟

(7): عمل کرنا شروع کریں

جو عمل مرکز صحت میں شروع کیا جائے وہ آخر کار علاقے کے لوگوں پر اثرانداز ہونا شروع ہوجاتا ہے۔ اگر گندگی کو تلف کرنے کے سلسلے میں معمولی اقدام بھی اُٹھایا جائے تو اس کا علاقائی صحت پر مثبت اثر پڑے گا۔ فی الحال مرکز صحت کیا مثبت تبدیلیاں لاسکتا ہے؟ جب گندگی گڑھے تک لے جایا جائے یا اسے جلانے کے لئے اپنے مخصوص مقام تک لے جایا جائے تو اُس مرحلے میں مرکز صحت کیا تبدیلیاں پیدا کرسکتا ہے۔

(8): تمام کارکنوں کو باقاعدگی سے تعلیم وتربیت دینا

کسی بھی حفاظتی منصوبے کی کامیابی کا انحصار اس کے کارکنوں کی تعلیم وتربیت اور شعور سازی پر ہے۔ جب بظاہر کوئی خطرہ دکھائی نہ دیتا ہو تو اکثر کارکنان لاپرواہ ہوجاتے ہیں۔ اس لئے ہر سال اگر گندگی کا تجزیہ کیا جائے تو اس سے کارکنوں کو یاد دہانی ہوگی اور وہ لاپرواہ نہیں ہونگے۔

علاقائی تجاویز یا حل

گندگیوں کو اُٹھانے ،جمع کرنے اور لے جانے کے بعض نظام اتنے مہنگے ہوتے ہیں کہ بعض مراکزِ صحت اسے برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن اگر کئی مراکزِ صحت مشترکہ طور پر گندگی کو محفوظ طریقے سے تلف کرنے کا پروگرام بنائیں تو یہ کم مہنگا بھی ہوسکتا ہے اور زیادہ جامع اور وسیع بھی ہوسکتا ہے۔ اور اگر وہ دوائیوں کو خریدنے میں اپنا کوئی ربط و تعلق پیدا کریں تو وہ آسانی سے ادویات کی کمپنیوں پر کم خطرناک ادویات کی تیاری کا دباؤ ڈال سکتے ہیں۔

اگر آپ کے مرکزِ صحت میں گندگی کو تلف کرنے کیلئے کوئی آٹوکلیو (Autoclave) یا کوئی گڑھا نہ ہو یا کوئی ایسی جگہ نہ ہو جہاں گندگی کو الگ الگ کیا جاسکے، جراثیم سے پاک کیا جاسکے تو آپ دوسرے مرکزِ صحت کی ان سہولیات سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں بشرطیکہ دونوں میں اشتراک کار ہو شہری اور دیہاتی ہسپتالوں کی گندگی کے انتظام کرنے کیلئے ایک علاقائی نظام بھی بنایا جاسکتا ہے۔

اگر علاقے میں کہیں میونسپل کی گندگی پڑی ہو تو اس سے جراثیم سے پاک گندگی اُٹھا کر گڑھے میں ڈالی جاسکتی ہے اور زہریلی گندگی اپنے خاص طریقے سے تلف کی جاسکتی ہے۔ اگر علاقے میں کوئی گندگی کی ڈھیر نہ ہو تو علاقائی سطح پر گندگی کو تلف کرنے کے حوالے سے ایک نظام بنایا جاسکتا ہے۔ (دیکھئے باب 18) آپ کے مرکزِ صحت کے طریقوں کا انحصار آپ کے وسائل پر ہے اور اس بات پر ہے کہ کیا چیز آپ کے لئے زیادہ مفید ہے۔

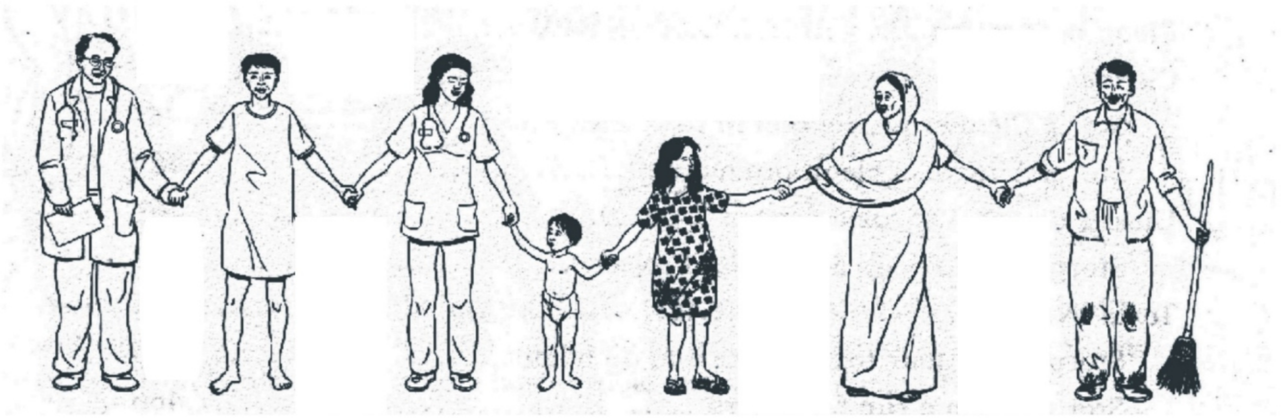

جو تبدیلیاں مرکزِ صحت میں واقع ہوتی ہیں اُن سے علاقے کے لوگ بھی متاثر ہو جاتے ہیں۔